© rasailojaraid.com

شہر جمال، ڈاکٹر رحیم بخش شاہین، مرتبہ: محمد وسیم انجم۔ ناشر: انجم پبلشرز، کمال آباد ۳، راولپنڈی۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

شاہین صاحب (م: ۸ جولائی ۱۹۹۸ء) اسلامی اور تحریکی مزاج رکھنے والے ادیب، شاعر اور معروف اقبال شناس تھے۔ عمر بھر درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ آخری زمانے میں علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد کے شعبۂ اقبالیات کے صدر نشین تھے۔ اقبالیات پر ان کی متعدد کتابیں چھپ چکی ہیں۔ وہ شاعری کا عمدہ ذوق رکھتے تھے اور شعر بھی کہتے تھے۔ ان کی شخصیت کا یہ پہلو بالعموم ان کے قریبی احباب سے بھی پوشیدہ رہا۔

مرحوم کے ایک شاگرد محمد وسیم انجم نے ان کے شعری ذخیرے کو بڑی محنت اور محبت سے ترتیب دے کر شائع کیا ہے۔ مجموعے میں حمد و نعت، منقبت، موضوعاتی نظمیں (قرآن، اقبال، قائداعظم، لیاقت علی خان، سید مودودی، سقوط ڈھاکہ، کشمیری مجاہد، ۱۴ اگست، تمنا، انتظار وغیرہ) اور بڑی تعداد میں غزلیں شامل ہیں۔ شاہین اچھے معیار کی غزل اور نظم کہنے پر قادر تھے۔ فارسی زبان و ادب کے مطالعے کی وجہ سے اُن کی شاعری میں کلاسیکی رنگ اور تغزل کی روایت نمایاں ہے۔ انھوں نے چند آزاد نظمیں اور کچھ ملی اور قومی ترانے بھی لکھے ہیں۔ کتاب کے شروع میں ان کی شخصیت اور شاعری پر چند تنقیدی مضامین شامل ہیں اور فارسی اور اُردو میں قطعات تاریخ بھی۔

یہ مجموعۂ شعر ملی اور اسلامی درد رکھنے والے ایک مرحوم شاعر کے جذبات و احساسات کا ایک عمدہ نقش ہے۔ مرتب محمد وسیم انجم، جو ناشر بھی ہیں، اس سعادت مندانہ کاوش پر داد کے مستحق ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اسلامی روایات کا تحفظ، ڈاکٹر سید محمد جمیل واسطی۔ ناشر: قرطاس، ۶۸-سی، اسٹاف ٹاؤن، کراچی یونی ورسٹی، کراچی-۷۵۲۷۰۔ صفحات: ۱۶۰۔ قیمت: مجلد ۱۰۰ روپے، غیر مجلد ۷۰ روپے۔

ڈاکٹر جمیل واسطی کا تعلق لاہور کے ایک علمی و ادبی گھرانے سے تھا۔ ان کے والد عبدالغنی اور دادا سید عبدالقادر دونوں ہی انگریزی ادب کے استاد تھے۔ خود سید جمیل واسطی بھی انگریزی پڑھاتے رہے۔ انگریزی اُردو میں ان کی متعدد تصانیف ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب ان کے آٹھ فکرانگیز مقالات کا مجموعہ ہے جو انھوں نے ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۹ء کے درمیان لکھے۔ یہ ان مقالات کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ مقالات کے عنوانات: علم و عمل، مسلمانوں پر مغربی تہذیب کا اثر، پردہ، تعدد ازدواج، خنزیر خوری، صنم پرستی، نسلی تعصب، تہذیب اسلامیہ کے کچھ اور پہلو۔ تین ضمیمے: (مغرب میں عورت، ادب و فن کا ایک پہلو، عربی سائنس اور یورپ) کتاب کے آخر میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شامل ہیں۔ ڈاکٹر واسطی نے ان تمام موضوعات پر ایک صحیح العقیدہ اور صحیح الفکر مسلمان عالم کی حیثیت سے روشنی ڈالی ہے اور کسی جگہ بھی معذرت خواہانہ اسلوب اختیار نہیں کیا۔ دلائل قوی اور مضبوط دیے ہیں جو ایک متشکک انسان کی ذہنی اُلجھنیں دُور کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان تمام مقالات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب وسیع و عمیق اسلامیت کے حامل تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ کتاب تحریک اسلامی سے تعلق رکھنے والے ہر اس ذمہ دار کو پڑھنی چاہیے جس کا واسطہ سوال و جواب کی فکری مجلسوں سے پڑتا رہتا ہے۔ (ملک نواز احمد اعوان)

Ideology of Pakistan [پاکستان کا نظریہ]، پروفیسر شریف المجاہد۔ ناشر: اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد۔ صفحات: ۲۳۶۔ قیمت: ۲۵۰ روپے، مجلد: ۳۰۰ روپے۔

زیر تبصرہ کتاب نظریۂ پاکستان کی ترجمانی کی غرض سے لکھی گئی ہے۔ مصنف کہتے ہیں کہ پاکستان یا اس کا مطالبہ اصلاً کسی نسلی یا لسانی قومیت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ خاص طور پر مذہبی قومیت کا نتیجہ تھا (ص ۷۶)۔ فاضل مصنف نے اپنی اس رائے کی وضاحت اس طرح کی ہے: مطالبۂ پاکستان میں مضمر محرک نظریاتی تھا، یعنی اس کا مقصد تھا: مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اسلام پر قائم رہنے کے لائق بنانا۔ جناح کی نظر میں، پاکستان کا مفہوم صرف آزادی نہیں تھا بلکہ اس مسلم نظریے کا تحفظ بھی تھا جو ہم تک ایک قیمتی تحفے اور خزانے کی حیثیت سے پہنچا ہے۔ (ص ۷۷-۷۸)

پروفیسر شریف المجاہد نے نظریۂ پاکستان کو برعظیم میں اسلام کے نفاذ کا ہم معنی قرار دیا ہے۔ اپنے اس دعوے کے حق میں انھوں نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ اسلام کا نفاذ، پاکستان کے مطالبے کا سب سے بڑا مقصد نہ ہوتا تو ہندستان کے باقی ماندہ چھ مسلم اقلیتی صوبوں کے مسلمان، اس قدر جوش و جذبے کے ساتھ مطالبۂ پاکستان کا کبھی ساتھ نہ دیتے (ص ۸۰)۔ کسی نظریے کو اپنی تجسیم کے لیے کسی ملک کی جو ضرورت ہوتی ہے، اسے فاضل مصنف نے ایک بہت عمدہ مثال کے ذریعے اُجاگر کیا ہے کہ جس طرح روح کے لیے جسم کا وجود ضروری ہے اسی طرح سے نظریے کے لیے ملک کا وجود ضروری ہے۔ لہٰذا پاکستان اور اسلام کا باہمی تعلق جسم اور روح کا ہے۔

فاضل مصنف نے نظریۂ پاکستان کے بارے میں اپنی اس رائے کی تائید میں اور بھی کئی طرح کی دلیلیں پیش کی ہیں۔ ایک دلیل یہ ہے کہ صرف پاکستان نہیں بلکہ دوسرے متعدد ممالک میں بھی ریاست کی بنیاد مذہب ہے۔ صرف عقیدہ ہی نہیں بلکہ اس ملک کا آئین، اس ملک کا پرچم اور اس ملک کی تقریبات اور تعطیلات وغیرہ بھی اس ملک کے اکثریتی باشندوں کے مذہب پر مبنی ہیں، جیسے انگلستان، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن،

© rasailojaraid.com